علم و معلم کی اہمیت و مقام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

The Consequence of Knowledge and Instructor In The Light Of Islamic Teachings

ڈاکٹر محمد نصیر*

Abstract:
In Islam obtaining knowledge and giving it to others is deemed obligatory. It was the profession of the prophets. After the finality of prophet hood this responsibility has been assigned to the congregation of pious and God fearing people. The dialogue that took place betwixt Allah and angles was pertaining to knowledge and this is why there are found numerous verses of Holy Qur'an highlighting the importance and sacredness of knowledge. In this context we consider that in Islam the role teacher is significant. In this article I have presented the importance of knowledge and teacher in the light of Qur'an Majīd, the books of Hadiths and the scholar's presentation

Keywords: *deemed obligatory, Prophet, knowledge, Holy Qur'an, Hadith, Teacher, Islam, God, numerous, presentation.*

تمہید

اسلام میں علم حاصل کرنا اور دوسروں کو تعلیم دینا ایک اہم فریضہ ہے۔ یہ انبیاء کرام کا منصب تھا اور علم اُن کی میراث ہے۔ ختم نبوت بعد اس ذمہ داری، تعلیم دینے کے اہم فریضہ کو صاحب علم جو غیر نبی ہیں ان کے پایہ کہیے کہ مؤمنین کی جماعت کے سپرد کردیا گیا۔ اللہ رب العٰلمین اور ملائکہ کے درمیان جو مکالمہ ہوا وہ علم کے متعلق سے تھا۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر علم و معلم کی اہمیت و فضیلت کے متعلق آیات ملتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کے

* اسسٹینٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی و عربی، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسمٰعیل خان، خیبر پختونخواہ

ارشادات عالیہ جو انھوں نے مختلف مواقع پر ارشاد فرمائے جو ہمیں مختلف واسطوں سے ملے جو علم و معلم کی فضیلت پر مبنی ہیں۔ اس تناظر میں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام میں علم و معلم کو ایک خاص فضیلت و مقام حاصل ہے۔

قرآن میں معلم کا تصور:

اللہ رب العٰلمین نے آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

قَالَ یَآ اٰدَمُ اَنْبِئْہُمْ بِاَسْمَآئِہِمْ فَلَمَّآ اَنْبَاَھُمْ بِاَسْمَآئِہِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔ ۱

"کہا آدم سے کہ نام بتا دو تم ان چیزوں کے۔ جب انہوں نے نام بتا دیے تو فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا پہلے ہی کہ زمین و آسمان کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔"

ملائکہ نے اپنے رب کے حضور عرض کی:

قَالُوْا سُبْحَانَکَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا۔ ۲

"اور کہا (ملائکہ نے) سبحان ہے تو ہم نہیں جانتے سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا۔"

اللہ رب العٰلمین ملائک و انسان سب کو معلم ہے بلکہ اسی نے ہر مخلوق کو اس کی طاقت کے مطابق علم و صلاحیت عطا فرمائی۔ اللہ رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّہَا۔ ۳

"اور ہم نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔"

اللہ رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ۔ ۴

"اور اللہ نے تمام انبیاء کو مبشر و منذر بنا کر مبعوث فرمایا اور ان کے ساتھ کتاب بھی نازل کی۔"

اللہ رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الإِنسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔ ۵

"پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے زریعے علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

انسان کی فضیلت یہ ہے کہ وہ صاحب علم ہے، اللہ رب العٰلمین نے اس پر یہ مہربانی فرمائی کہ اسے قلم کے استعمال کا طریقہ سکھایا اور وہ کچھ سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اللہ رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

الرَّحْمَنُ ۔عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ ٦

"رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔"

معلوم ہوا کہ الکتاب یعنی قرآن مجید کی تعلیم اللہ رب العٰلمین نے انسان کو دی۔

اللہ رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔ ۷

"ن اور قلم اور جو لکھتے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ علم اللہ کی عطا کردہ نعمت ہے۔ اسے ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ درس کتاب سے دیا جاتا ہے قلم سے لکھا جاتا ہے۔ اور لوح یعنی تختی اور قرطاس پر لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھیں لکھنے پڑھنے کے سامان کا ادب کرنا چاہیے۔ انہیں راستے میں نہیں پھینکنا چاہیے۔ لکھے ہوئے ہر ورق کا ادب اس نیت سے کرنا چاہیے کہ ان میں حرف تہجی

لکھے ہوئے ہیں اور انہیں الفاظ کو بنانے، جوڑنے اور انہیں درست طریقے سے ترتیب دینے سے جملے بنتے ہیں۔ بر ش پر لکھ کر چلنا خواہ ابو جہل کا ہی نام کیوں نہ ہو بد تہذیبی ہے اور جاہلوں کا کام ہے۔

علم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ۔۸

"اے رب تو نے مجھے زمین میں اقتدار بخشا اور باتوں کی تاویل کرنا سکھائی۔"

اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ کو یہ دعا تعلیم فرمائی کہ:

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ ۹

"اور کہو، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر۔"

پیش کی گی آیاتِ قرآنی سے ثابت ہوا کہ اللہ نے قلم اور کاغذ بنائے اور ان کے زریعے ملائکہ اور انسانوں کو علم سکھایا۔ کتابیں نازل کیں۔ کتاب کا علم دیا۔ اور وہ کچھ سکھایا جو انسان نہیں جانتا۔

اور ارشاد فرمایا:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔۱۰

"جو تم نہیں جانتے وہ اہل ذکر سے معلوم کر لو"

معلم کا مقام:

اللہ نے رسول اکرم ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا جیسا کہ ارشاد ہوا:

يُعَلِّمُهُمُ الكِتٰبَ وَالحِكمَةَ وَيُزَكّيهِم۔۱۱

"اور یہ انسانوں کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں۔"

اورارشاد فرمایا:

فَبِمارَحمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُم وَلَوكُنتَ فَظًّاغَليظَ القَلبِ لَانفَضّوامِن حَولِكَ۔ ۱۲

"اللہ کی رحمت سے ان کے لیے آپ نرم ہیں اور اگر آپ درشت اور سخت دل ہوتے تو آپ کے پاس سے یہ لوگ بکھر جاتے۔"

اللہ رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰؤُا۔۱۳ "

وہی عباد خوف کھاتے ہیں، اللہ سے جو علم والے ہیں۔"

اورارشاد فرمایا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِیْ الَّذِيْنَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُأُوْلُواالْأَلْبَاب۔۱۴"

کہہ دو کہ کیا علم والے اور لاعلم برابر ہو سکتے ہیں، یہ تو دانش مند ہی سمجھ سکتے ہیں، ذکر تو وہی کرتے ہیں جو دانش مند ہیں۔

ایک مقام ارشاد ہوا:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِيْنَ آمَنُوامِنكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُواالْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْر۔۱۵"

تم میں سے جو مؤمن ہو گئے ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے، اللہ نے انکا مقام بلند فرمایاہے اور جو تم کام کرتے ہو اس سے اللہ باخبر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا نبی معلم ہوتا ہے۔ جو وحی کے ذریعہ انسانوں کو تعلیم دیتا ہے اور ان کی تربیت کرتا ہے۔ نیز یہ کہ وہ بااخلاق اور باکردار ہوتا ہے۔ اللہ کا خوف رکھتا ہے صاحب تقویٰ ہوتا ہے۔ ان آیات سے معلم کے بلند مقام کی وضاحت ہوتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلاَ تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تَشْعُرُونَ۔إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۔إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاء الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ۔وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ ١٦

اے ایمان والو! پیش قدمی نہ کرو اللہ اور رسول سے اور اللہ کا تقوٰی اختیار کرو، بے شک اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اے اے ایمان والو! بلند نہ کیا کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اور نہ ان سے اس طرح بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے بات کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اپنی آوازیں دھیمی رکھتے ہیں رسول اللہ کے حضور، یہی لوگ ہیں کہ جانچ لیا ہے اللہ نے ان کے قلوب کو تقوٰی کے لیے، ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں زیادہ تر عقل والے نہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کی جانب تشریف لاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا، اور اللہ غفور رحیم ہے۔"

اللہ کے رسول ﷺ نے خود کو بحیثیت معلم پیش کیا۔ آپ ﷺ کے شاگرد صحابہ کرامؓ آپ کا جتنا احترام کرتے تھے، دنیا کی تاریخ ایسی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس کا اندازہ آپ قرآن مجید کی پیش کی گئیں ان آیات سے لگا سکتے ہیں۔

علم کی اہمیت حدیثی روایات کی روشنی میں:

علم کی فضیلت و اہمیت میں کثرت سے حدیثی روایات کو پیش کیا گیا ہے۔ جن میں علم و اہل علم کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے۔"

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِن بَعضِ حُجَرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَاهُوَبِحَلْقَتَيْنِ اِحْداهُمَايَقرؤن الْقُرْآنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ وَالْاُخْرٰى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ فَقَالَ النَّبِىُّ كُلٌّ عَلٰى خَيْرٍهٰؤُلَاءِ يَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُوْنَ اللّٰه فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهٰؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ وَاِنَّمّا بُعِثْتُ مُعَلِّماً، فَجَلَسَ مَعَهُمْ۔۱۷ "

ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے، وہاں دو حلقوں میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ایک حلقہ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا اور اللہ سے دعاء کر رہا تھا، دوسرا تعلیم و تعلم کا کام سر انجام دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں۔ یہ حلقہ قرآن پڑھ رہا ہے اور اللہ سے دعاء کر رہا ہے۔ اللہ چاہے تو اس کی دعاء قبول فرمائے، یا نہ فرمائے۔ دوسرا حلقہ تعلیم و تعلم میں مشغول ہے (یہ زیادہ بہتر ہے) اور میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر یہیں بیٹھ گئے۔"

رسول اللہ ﷺ سے منسوب قول ہے کہ:

وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعابِدِ كَفَضْلِى عَلَى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ وَاهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَاوَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ: ۱۸؂

"اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ یقیناً اللہ، اس کے ملائکہ اور اہل آسمان اور اہل زمین یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (پانی میں) معلم کے لیے بھلائی کی دعا کرتی ہیں۔"

روایت میں ہے کہ:

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاًيَبْتَغِى فِيْهِ عِلْماًسَلَكَ اللّٰهُ بِه طَرِيْقاًاَلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجنِحْتَهَارَضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُلَهُ مَنْ فِي السَّمٰواتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِى الْمَاءِ وَ فَضْلُ الْعَالِم عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِعَلَى سَائِرِالْكَوَاكِبِ انَّ الْعُلْمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْادِيْنَارًاوَلَادِرْهَماًاِنَّمَاوَرَّثُواالْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِه فَقَدْاَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔۱۹

"جو کوئی علم کی طلب میں راستہ طے کرتا ہے تو اللہ اسے جنت کے ایک راستے پر چلاتا ہے ملائکہ طالب علم کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان اور زمین کی تمام چیزیں مغفرت طلب کرتی ہیں، یہاں تک کہ وہ مچھلیاں بھی جو پانی میں ہیں۔ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو تمام تاروں پر۔ بلاشبہ علماء ہی پیغمبروں کے وارث ہیں۔ پیغمبروں نے ترکہ میں نہ دینار چھوڑا ہے اور نہ درہم۔ انہوں نے تو صرف علم کو اپنے ترکہ میں چھوڑا۔ پس جس کسی نے علم حاصل کیا اس نے ہی حصہ کامل پایا۔"

عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی لا کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: پانی کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتایا گیا تو آپ نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَاب۔ ۲۰

"اللہ! اسے الکتاب (قرآن) کا علم عطا کر دے۔"

اللہ کے رسول ﷺ سے منسوب قول ہے:

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ، أُعَلِّمُكُمْ۔ ۲۱

"میں تمہارے لیے بمنزلہ والد ہوں، تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔"

اللہ کے رسول ﷺ سے منسوب قول ہے:

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَه ثُمَّ كَتَمَه أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ ۲۲

'جس سے اس علم کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے حاصل ہے، پھر وہ اسے چھپائے قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔"

ایک روایت یہ ہے کہ

"قالَ،قَالَ رَسُول اللهِ صَلى عَليهِ وسلم:طلب العلم فريضة على كل مسلم،وواضع العم عند غير اہليه كمقلد الخنازير الجواهر و اللؤلؤ والذهب۔۲۳

یعنی "علم کی طلب کرنا تمام مسلمین کا فریضہ ہے۔اور جس نے سکھایا علم نا اہل (جاہل / بے ادب) کو تو گویا اس نے خنزیر کے گلے میں فواہر اور سونے کا ہار پہنا دیا۔"

امام ابو حنیفہؒ کے ہاں یہ روایت ملتی ہے کہ:

ابو حنيفة عن حماد عن ابى وائل عن عبد الله قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم۔

یعنی "حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر علم کا سیکھنا فرض ہے۔"۲۴

اسی طرح فقہ حنفی کی مستند حدیث ہے کہ:

ابو حنيفة عناسمعٰيل عن ابى صالح عن ام هانى قالت،قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا عئشة ليكن شعارک العم و القرآن۔

یعنی "حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! علم اور قرآن کو اپنا شعار بنالو۔! "۲۵

مذکورہ روایت میں کس قدر جامع الفاظ میں علم کی اہمیت اور قرآن مجید کی فضیلت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ علم حاصل کرنے میں اتنے مگن ہو جاؤ اور قرآن مجید کے رنگ میں رنگ جاؤ کہ وہ تمہارا اوڑھنا بچھونا بن جائے۔

علم کی فضیلت میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث یہ رویت کی ہے کہ:

قَالَ رَسُول اللهِ صَلی عَلیهِ وسلم: تَعَلَّمُواالْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوالَهُ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَوَتَوَاضَعُوالِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ وَلِمَنْ تُعَلِّمُونَه وَلاَ تَكُونُوا جَبَابِرَة الْعُلَمَاءِ۔ ٢٦

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو۔ اس کے لیے سکینت و وقار بھی سیکھو۔ جن سے علم حاصل کرتے ہو اور جنہیں سکھاتے ہو اُن کے لیے تواضع اور عاجزی اختیار کرو۔ جبر کرنے والے علماء نہ بنو۔

علم کی اہمیت و فضیلت کے متعلق ایک یہ روایت بھی ملاحظہ کیجیے:

قَالَ ابوحنيفةوُلِدتُّ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَ حَجَجتُ مَعَ اَبِى سَنَةَ سَتّ وَّسِسعِينَ وَاَنَاابنُ سِتَّ عَشَرَةً سَنَةَ فَلَمَّا دَخَلتَ المَسجِدَ الحَرَامَ وَرَاَيتُ حَلقَةً عَظِيمَةً فَقَالَ حَلقَةُ عَبدِاللهِ بنِ الحَرِثِ بنِ جَزء الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ النّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمتُ فَسَمِعتُهٗ يَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَن تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِن حَيثُ لَا يَحتَسِبُ۔٢٧

یعنی "ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور اپنے والد کے ساتھ ۹۲ھ میں، میں نے حج کیا، اس وقت میری عمر سولہ سال کی تھی، جب میں مسجد حرام میں گیا تو بہت سے لوگوں کو حلقہ بنائے بیٹھے دیکھا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ حلقہ کن (بزرگ) کی خاطر ہے، انہوں فرمایا: یہ حلقہ نبی ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزاء الزبیدی رضی اللہ عنہ کا ہے، میں آگے بڑھا اور ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ کے دین کی مکمل سمجھ اور اس کا علم حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطاء فرمائے گا جہاں کا اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔"

علم کے متعلق اصحاب و آئمہ کے اقوال:

ایک مرتبہ زید بن ثابت نے ایک جنازہ پڑھایا، واپسی کے لیے سواری لائی گئی تاکہ آپ اس پر سوار ہو سکیں۔ ابن عباس آگئے بڑھے اور سواری کی رکاب پکڑلی، زید بن ثابت نے کہا اے رسول کے عم زاد ایسا نہ کریں، ابن عباس نے فرمایا: هٰكَذَا يُفْعَلُ بِالْعُلَمَاءِ وَالْكُبَرَاء

"جی نہیں، میں یہ رکاب ضرور پکڑوں گا، کیونکہ علما اور بڑوں کا یہ حق ہے کہ ان سے ایسا ہی برتاؤ کیا جائے۔" ۲۸

امام ابن شیبہؒ کا قول ہے:

كُلُّ مَنْ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا، فَأَنَا لَه عَبْد۔۲۹

"جس سے میں نے ایک بات سنی (سیکھی) ہے، وہ میرا آقا اور میں اس کا غلام ہوں۔"

خلاصہ:

استاد کی حیثیت روحانی باپ کی سی ہے۔ اساتذہ باعث تعظیم ہوتے ہیں۔ والدین ہمیں دنیا میں لانے کا وسیلہ ہیں اور اساتذہ ہمیں علم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں اور معاشرے میں اعلیٰ مقام تک پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلام میں والدین کے ساتھ ساتھ استاد کی بھی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔ جس طرح والدین کے احسانات کا بدلہ ادا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح استاد کے احسانات کا بھی نعم البدل نہیں۔ اپنے استاد کی بات کو غور سے سننا چاہیے۔ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے ہمیں علم حاصل کر کے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اور علم کو دوسروں تک پہنچانا چاہئے۔ قوموں کی ترقی و عروج کے حوالے سے علم بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ علم ہی انسان کی ترقی کا زینہ بن کر اس کو عظمتوں ورفعتوں سے ہم کنار کرتا ہے۔

اللہ رب العلمین کا کرم ہے کہ اس نے انسان کو صاحب علم بنایا۔ اس کو قلم کے زریعے لکھنے کا فن سکھایا۔ کتاب کی تعلیم دی جو کہ انسان کے لیے بڑی بڑی سعادت کی بات ہے۔ انسان کی علمی حیثیت کو ملائکہ نے بھی تسلیم کیا۔ اس نعمت پر انسان کو اللہ رب العلمین کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

علم، اور معلّم کی اہمیت اور اس کے بلند مقام سے انکار نہیں کیا جاسکتا اسلام نے علم، طالب علم اور معلّم کو خصوصی اہمیت سے سرفراز کرتے ہوئے انہیں انبیائے کرام علیہم السلام کا وارث قرار دیا گیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

ا۔ سورۃ البقرہ(۲)آیت نمبر:۳۳

Al-Qur'an, 2:33

۲۔ سورۃ البقرۃ(۲)آیت نمبر: ۳۲

Al-Qur'an, 2:32

۳۔ سورۃ البقرۃ(۲)آیت نمبر:۳۱

Al-Qur'an, 2:31

۴۔ سورۃ البقرۃ(۲)آیت نمبر:۲۱۳

Al-Qur'an, 2:213

۵۔ سورۃ العلق(۹٦)آیت نمبر:۳ تا ۵

Al-Qur'an, 96:3-5

٦۔ سورۃ الرحمٰن(۵۵)آیت نمبر:۱-۲

Al-Qur'an, 55:1-2

۷۔ سورۃ القلم(٦۸)آیت نمبر:۱

Al-Qur'an, 68:1

۸۔ سورۃ یوسف(۱۲)آیت نمبر :۱۰۱

Al-Qur'an, 12:101

۹۔ سورۃطه(۲۰)آیت نمبر:۱۱۴

Al-Qur'an, 20:114

۱۰۔ سورۃنحل (۱٦)آیت نمبر: ۴۳

Al-Qur'an, 16:43

۱۱۔سورۃ البقرۃ(۲)آیت نمبر:129

Al-Qur'an, 2:129

۱۲۔سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:۱۵۰

Al-Qur'an, 3:150

۱۳ـ سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:۲۸

Al-Qur'an, 35:28

۱۴ـ سورۃ الزمر (39) آیت نمبر:9

Al-Qur'an, 39:9

۱۵ـ سورۃ المجادلہ (58) آیت نمبر:11

Al-Qur'an, 58:11

۱۶ـ سورۃ الاحزاب آیت ۱ تا ۵

Al-Qur'an, 33:1-5

۱۷ـ القزوینی، الحافظ ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ ،مکتبۃ العلمیۃ، بیروت/لبنان، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، حدیث:۲۲۹ ،ج:۱، ص:۸۳

Al-Qazwīnī, al-Hafiz Abu Abdullah Muhammad Bin Yazīd, Sunan Ibn Majah, Beirut: Maktabah al-'Imiyah, /Lebanon, Chapter: The Excellence of Scholars and the Exhortation to Seek Knowledge, Hadīth: 229, Vol. 1, p. 83

۱۸ـ احمد بن حنبل، مسند احمد، المطبعۃ المیمنیہ، مصر 1313ھ، ج:۵، ص:196

Ahmed bin Hanbal, Musnad Ahmed, Egypt: Al-Maimania Press, 1313 AH, C: 5, p. 196

۱۹ـ مسند احمد ،ج :۵ ،ص : ۱۹٦

Ibid, Vol. 5, p. 196

۲۰ـ البخاری الجعفی ،امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل ، صحیح بخاری، دار ابن کثیر، دمشو، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ، ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء ،باب قول النبی اللّٰھم علمتہ الکتاب، حدیث:۷۵، جلد، ۱، ص:۴۱

ـAl-Bukhari al-Ja'fī, Imam Abu Abdullah Muhammad bin Isma'īl, Sahih Bukhari, Beirut,Dar Ibn Kathīr, Damshū, 3rd ed.۱۴۰۷ AH, AD, Chapter: The Word of the Prophet, O God, teach you the book, Hadith: 75, volume, 1, p. 41

۲۱ـ الازری، امام الحافظ ابی داؤد سلیمان الشعث السجسانی، دار الحدیث، بیروت/لبنان ،الطیعۃ الاولی۱۳۸۸ھ/ ۱۹٦۹ء، باب کراھیہ استقبال القبلہ عند قضاءء اللحاجۃ ،حدیث:۸، ج:۱، ص:۱۸

Al-Azari, Imam Al-Hafiz Abi Dawood Suleiman Al-Sha'ath Al-Sijsani, Dar Al-Hadith, Beirut/Lebanon, 1st ed. 1388 AH/1969 A, Chapter: "The Dislike of Facing the Qiblah at Qada' al-Hajj" Hadith: 8, Vol. 1, p. 18

۲۲ ـ محمد بن عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الترمذی ،سنن ترمذی،دارابن الجوزی،القاہرہ،۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء،باب ماجاء فی کتمان العلم ، ص:۴۸۲

Muhammad bin 'Issa bin Abū Issa al-Tirmidhi, Sunan tirmidhi, Dar Ibn al-Jawzi, Cairo, 1432 AH / 2011 AD, the chapter of what came in concealing knowledge, p. 482

۲۳ ـ الربعی،ابو عبداللہ محمد یزید ،سنن ابن ماجہ ،کتاب السنۃ،باب فضل العلم والحث علی طلب العلماء، حدیث:۲۲۴ ،ج:۱،ص:۸۱

ـAl-Rab'i, Abu Abdullah Muhammad Yazīd, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Sunnah, Chapter: The Excellence of Knowledge and Urging the Seeking of Scholars, Hadith: 224, Vol. 1, p. 81

۲۴ ـابو حنیفہ،امام اعظم، مسند امام اعظم(مترجم)،مترجم دوست محمد شاکر،فرید بک اسٹال،لاہور،طبع ثالث، ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ/اکتوبر۲۰۱۲ء، کتاب العم،باب فریضۃ طلب العلم، حدیث: ۳۱ ،ص:۶۷

Abu Hanifah, Imam A'zam, Musnad Imam A'zam (translation), translated by Dost Muhammad Shakir, Lahore: Farīd Book stall, 3rd ed. 1433 AH / 2012, Kitab al-'am, chapter of the obligatory seeking knowledge, Hadīth: 31, p. 67

۲۵ ـ مُسندامام اعظم(مترجم)، کتاب العم،باب فضیلۃ الفقہ فی الدین ، حدیث: ۳۴،ص:۶۹

ـIbid, Hadīth: 34, p. 69

۲۶ ـ ابن عبد البر،ابوعمریوسف،صحیح جامع البیان العلم وفضلہ،جمعیۃ احیاءالتراث الاسلامی،الکویت،الطبعۃ الثانیۃ،۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء،الباب الخامس والثلاثون،جامع فی آداب العالم والمتعلم،الحدیث:۵۰۴ ، ص:۱۷۲

ـIbn Abd al-Bar, Abu 'Umar Yūsuf, Sahih Jami' al-Bayan al-'Ilm wa Fadluhu, Kuwait: Iha al-turah al-Islami, 2nd Edition, 1421 AH / 2000 AH, , Jami' in the Etiquette of the World and the Learned, Hadīth: 504, p. 172

۲۷ ـمُسندامام اعظم(مترجم)، کتاب العم،باب فضیلۃ الفقہ فی الدین ، حدیث: ۳۳،ص:۶۸

ـMusandam Imam Azam, Kitab al-'Am, Bāb Fadhīlah Jurisprudence in the Religion, Hadith: 33, p. 68

۲۸ ـ ابن عبد البر،جامع البیان العلم وفضلہ، الحدیث:۵۱۹،ص:۱۷۳

Jami` al-Bayan al-Ilm wa Fadhluhu, Hadith: 519, p.: 173

۲۹۔ جامع البیان العلم وفضله، الحدیث:۵۲۲، ص:۱۷۴

Ibid, Hadith: 519, p. 174